

مصطفیٰ جانِ رحمت پر لاکھوں سلام

# اثبات المولد والقیام

تصنیف

حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی

ترجمہ

مولانا محمد رشید صاحب نقشبندی

مرکزی مجلسِ رضا لاہور

مصطفیٰ جانِ رحمت پر لاکھوں سلام

# اثبات المولد والقیام

تصنیف

حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی

قدم سرور العزیز

ترجمہ

مولانا محمد رشید نقشبندی

رکن پاکستان سنی رائٹرز گلڈ

---

مرکز ملی مجلس رضا لاہور

اثبات المولد والقیام (عربی)	کتاب
حضرت مولانا شاہ احمد سعید مجددی دہلوی ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ	مصنف
مولانا محمد رشید نقشبندی	مترجم
سما فظ محمد عبدالستار قادری	پروف ریڈنگ
جمادی الاخریٰ ۱۴۰۰ھ اپریل ۱۹۸۰ء	طبع اول
جنرل پرنٹرز - لاہور	مطبع
مرکزی مجلسِ رضا لاہور	ناشر
دو ہزار	تعداد
ذوالحجہ ۱۴۰۰ھ اکتوبر ۱۹۸۰ء	طبع دوم

ملنے کا پتا

مرکزی مجلسِ رضا، نوری مسجد، بالمقابل، پلو سٹیشن، لاہور

نوٹ: بیرونجات کے حضرات بیس پیسے کا ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صبح طیبہ میں ہونی بٹتا ہے باڑا نور کا  
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

(اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ کا)

○ آدمیت غلامی کی زنجیروں میں مقید و مجسوس تھی۔ زبردست کی شہنشاہی اور کمزور کی تباہی کے دن تھے۔ خدائے لم یزل کے بجائے بے جان بتوں کو معبود بنا لیا گیا تھا۔ خواہشات کو پوجا جاتا تھا۔ غریبوں کی زندگی ان کے کندھوں کا بوجھ بن گئی تھی۔ جمالت کی تاریکیاں اوزہان و قلوب پر چھا چکی تھیں۔ صداقت و ہدایت کے چشتے لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل تھے۔

○ ایسے میں خدائے وحدہ لا شریک نے ایک ہمیشہ الہستی کو دنیائے آب و گل میں بھیجا۔ وہ ہستی جسے اس نے سب سے پہلے پیدا کیا تھا جس کے لیے سب کچھ تخلیق کیا تھا۔ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

○ رشد و ہدایت کا یہ سرچشمہ بروز دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول، ۲۲ اپریل ۱۶۵۱ ھ بمطابق ۶۲۸ ہجری قبل از صبح صادق

۹ بج کر ۵ منٹ پر شہر مکہ سے پھوٹا۔ (رحمۃ للعالمین جلد ۲ صفحہ ۲۷۳)  
 توحید کا سورج طلوع ہوا۔ بدر الدجی، نور الہدی علیہ التحیہ  
 والثناء کی آمد نے اس دنیا کے تیرہ وتار کو مطلع انوار بنا دیا  
 صاحب لولاک آفا نے حریت فکر کی تشکیل کی مساوات و اخوت  
 انسانی کی تاسیس کی اور تخیل و تصور کو تحت الشری کی عمیق  
 گہرائیوں سے افلاک تک پرواز کی تعلیم دی۔ بتی نوع انسان  
 کی زندگی اور صلاحیتوں کو اپنے اقوال زبانی اور اعمال صالحہ  
 سے مستقل کیا۔ رنگ و نسل کے تمام امتیازات کو مٹا کر اتحاد و یگانگت  
 کی راہ پر چلا دیا۔ اخوت و محبت کا ایسا مضبوط اور پختہ رشتہ  
 قائم فرمایا کہ عربی و عجمی اور آفتاب و غلام کا امتیاز ختم ہو گیا۔  
 حبش کے بلال۔ روم کے صہیب اور فارس کے سلمان (رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہم) ایک خاندان کے فرد بن گئے۔ معاشرت  
 کے آداب سکھائے، اقتصاد و معیشت اور تہذیب و اخلاق  
 کے اصول دیئے۔ ایک ایسا صحت مند معاشرہ تشکیل فرمایا کہ تاریخ

انسانی جس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے۔  
 سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم انسانیت پر بلا شبہ یہ  
 احسانِ عظیم ہے، اور یقیناً وہ دن بڑا ہی اہم اور یادگار دن  
 ہے جب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس عالم آب و ہوا میں  
 تشریف لائے۔ اس دن کی یاد نہ صرف ہر احسان شناس دل  
 میں ہونی چاہیے بلکہ ایک مسلمان کے ایمان و اسلام اور عشق

محبتِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا عین تقاضا ہے، اور محبت بھی وہ جس کے آگے دوسری ساری محبتیں ہیچ ہو جائیں۔ جس دل میں آپ کی محبت نہیں وہ اپنے دعوئے ایمان میں جھوٹا ہے۔

خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:  
لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ  
مِنَ وَالِدَيْهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

(بخاری، سنن، نسائی، مسلم)

تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک اپنے دعوئے ایمان میں صہاوق نہیں ہے۔ جب تک وہ میری محبت کو اپنے باپ اپنے بیٹے اور دنیا کے سب لوگوں کی محبت پر ترجیح نہیں دیتا۔

○ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا تقاضا ہے کہ یومِ ولادتِ باسعادت کے موقع پر کمالِ فرحت و سرور کا اظہار کیا جائے۔ اور اس دن جتنی بھی خوشی منائی جائے، کم ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَ تَكْمُ مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ



نے ارشاد فرمایا :

”میں محمدؐ ہوں۔ عبد اللہؑ کا بیٹا اور عبد المطلبؑ کا پوتا  
اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو مجھے اچھے گروہ میں بنایا  
یعنی انسان بنایا۔ انسانوں میں گروہ پیدا کئے۔ عرب  
اور عجم، اور مجھے اچھے گروہ یعنی عرب سے بنایا۔  
پھر عرب میں کسی قبیلے بنائے اور مجھ کو سب سے اچھے  
قبیلے قریش میں بنایا پھر قریش میں کسی خاندان بنائے  
اور مجھ کو سب سے اچھے خاندان میں پیدا کیا یعنی بنو ہاشم  
میں پس میں ذاتی طور پر بھی سب سے اچھا ہوں اور خاندان میں  
بھی سب سے اچھا ہوں۔“ (مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۳)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ  
وسلم نے خود مختل میلاد منعقد فرمائی۔ جس میں اپنا حسب و نسب  
ارشاد فرمایا۔ لہذا آپ کے یوم ولادت پر اظہار مسرت کرنا اور آپ  
کی مدح و توصیف بیان کرنا یقیناً ایک نہایت مستحسن عمل ہے۔

○ پھر یہ بھی ایک تاریخی حقیقت ہے کہ بدیع رسول صلی اللہ  
علیہ وسلم حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
نے آپ کی شان میں نعتیں تصانیف لکھے اور حضور صلی اللہ  
علیہ وسلم کی بارگاہ میں پڑھے اور حضور صلی اللہ علیہ  
وسلم نے ان اشعار پر اظہار خوشنودی فرمایا۔ حضرت حسان  
کے ایک نعتیہ قصیدہ کے دو اشعار تو آج تک زبانِ زوفاں

عام ہیں۔

وَ أَحْسَنَ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِي  
وَ أَحْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ  
خُلِقْتَ مُبْرَأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ  
كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا كُنْتَ

ریا رسول اللہ! میری ان آنکھوں نے (آپ ایسا) حسین نہیں

دیکھا، آپ سے زیادہ حسین و جمیل کسی ماں نے جنما ہی نہیں

آپ ہر عیب سے پاک پیدا فرمائے گئے ہیں، گویا جیسے

آپ نے خود چاہا، ویسے ہی اللہ نے آپ کو تخلیق کیا ہے،

دیکھئے ان نعتیہ اشعار میں بھی حضور کی ذات کی توصیف ہے

اور یہاں بھی حضور کی ولادت اور خلقت کا ذکر کیا گیا ہے۔ گویا یہ نعتیہ

اشعار بھی میلاد النبی ہی سے تعلق رکھتے ہیں۔ جب اپنی ذات

کی مدح و توصیف کے سلسلے میں آپ کا اپنا عمل اتنا ظاہر و باہر

اور واضح ہے تو اس کے لیے کسی مزید سند کی ضرورت نہیں رہتی۔

اور آج بھی اگر ہم میلاد النبی کی تقاریب منعقد کر کے حضرت حسان بن

ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیروی میں آپ کے شہاں و فضائل کی توصیف

کرتے ہیں تو ہمارے اس عمل کے مشروع اور مستحسن ہونے میں کون شک

کر سکتا ہے؟

○ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک سے لے کر آج

تک تقریباً چودہ سو برس کے طویل عرصے کے دوران علماء

کرام اور شعراء شریفین مقال شان مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں خطبات دیتے اور نعتیہ قصائد کہتے رہتے ہیں۔

— شاہ ولی اللہ کے والد بزرگوار حضرت شاہ عبدالرحیم علیہما الرحمۃ

فرماتے ہیں:

”میں ہر سال ایام مولد شریف میں کھانا پکا کر لوگوں کو کھلایا کرتا ہوں۔ ایک سال قحط کی وجہ سے بھنے ہوئے چنوں کے سوا کچھ میسر نہ ہوا۔ میں نے وہی چنے تقسیم کر دیئے۔ رات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا، تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہی بھنے ہوئے چنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھے ہوئے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان چنوں سے بہت مسرور و خوش ہیں۔“

میلاد النبی از علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی ص ۵۶

(بحوالہ الدر الثمین ص ۵)

○ اسی طرح حاجی ادا اللہ مہاجر کی ”فیصلہ ہفت مسئلہ میں فرماتے

ہیں:

”مشرّب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولد میں شریک ہوتا ہوں بلکہ زوریں برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف ولذت پاتا ہوں۔“

میلاد النبی ص ۵۹ (بحوالہ فیصلہ ہفت مسئلہ مطبوعہ قیومی

پریس کراچی ص ۵)

سید احمد زینبی و حلال شافعی مفتی مکہ فرماتے ہیں :  
 " لوگوں کی عادت جاری ہے کہ جب ولادت پاک کا ذکر سنتے  
 ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے لیے قیام کرتے ہیں  
 یہ قیام مستحسن ہے "

(سیرت النبی ص ۲۲)

علامہ یوسف بن اسماعیل بنہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :  
 " اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اس شخص پر جس نے میلاد کی راتوں  
 کو عید بنایا "

(الواربعسدیہ ص ۲۹)

یہ امر بھی ملحوظ رہے کہ قیام میلاد و ذوق و شوق کی حالت میں کیا جاتا ہے  
 اور یہ حال بموجب ارشاد خداوندی "صلوا علیہ وسلموا تسلیما"  
 بارگاہ مصطفیٰ میں درود و سلام پیش کرنے کے لئے انتہائی مناسب  
 اور موزوں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس وقت "یا" حرفِ ندا کے ساتھ  
 بصیغہ خطاب صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہیں کیونکہ حالتِ ذوق میں محبوب  
 کو خطاب کرنا فطری امر ہے۔

یہ عشقِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا فیضان ہے کہ آپ کی  
 اس دنیائے آب و گل پر تشریف آوری کی خوشی میں ہم مسرت و  
 ایترہاج کی تقریبیں منعقد کرتے ہیں۔ شہروں، قصبوں، اور گیلوں  
 کو دلہن کی طرح سجایا جاتا ہے۔ جلوس اور جلسے منعقد کئے جاتے ہیں۔  
 سیرت و صورت اور فضائل و مناقب پر تقاریر ہوتی ہیں۔ حمد و نعت

کے پرکھنے والوں سے حاضرین کے قلوب کو روشن و منور کیا جاتا ہے۔  
 مومنین و مخلصین باادب کھڑے ہو کر شہنشاہ کائنات کے حضور میں  
 صدیہ درود و سلام پیش کرتے ہیں، مگر ہر زمانہ میں کچھ ایسے لوگ بھی رہے  
 ہیں اور ہیں، جن کو حضور سرِ ایا نور صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی تعظیم و تحکیم اور ذکر رسول سے بڑا ہے، وہ میلاد شریف کو بدعت  
 اور میلاد شریف کرنے والوں کو بدعتی اور گمراہ قرار دیتے ہیں، اور  
 مسلمانوں کو اس کا رخیر میں حصہ لینے سے روکتے ہیں۔

○ مولوی محبوب علی خان جعفری (۱۲۰۰ - ۱۲۸۰) اور ان کے ہم سبق و  
 ہم مکتب مولوی محمد اسماعیل دہلوی کا شمار بھی اسی قسم کے لوگوں میں  
 ہوتا ہے، دونوں کے درمیان قلمی رابطہ اور خاصے گہرے تعلقات  
 تھے۔ اور شروع ہی سے اپنی تقاریر میں "مولد و قیام" کو ناجائز  
 اور بدعت کہا کرتے تھے۔

○ مولوی محبوب علی جعفری پہلے، سید احمد بریلوی کی ۱۲۴۱ھ میں یاغستان  
 کی طرف جانے والی جماعت میں شریک تھے، بعد میں کسی وجہ  
 سے جماعت سے کنارہ کش ہو گئے۔

○ انگریزوں کے خلاف ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کو بھی مولوی محبوب علی  
 جعفری نے ناجائز قرار دیا تھا، جبکہ علمائے حق نے جنگ آزادی کو جہاد  
 قرار دیا تھا۔

مولوی محبوب علی جعفری نے غالباً سفرِ پاکستان سے پیشتر ایک رسالہ "تالیف کیا جس میں مولد و قیام" کو ناجائز اور بدعت کہا اور مستزاد یہ کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف نسبت کرتے ہوئے کہا کہ "آپ محفل میلاد سے منع فرماتے تھے" حالانکہ حضرت امام ربانی رحمۃ

اللہ تعالیٰ علیہ پر یہ بہت بڑا بہتان ہے۔ اس بہتان کو دفع کرنے کے لیے نیا و طریقہ "نقشبندی مجددی بزرگ حضرت شاہ احمد سعید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے پیش نظر رسالہ اثبات المولد و القیام" تالیف فرمایا جس میں "مولد و قیام" کے مستحسن ہونے پر قوی دلائل پیش فرمائے اور مکتوبات کی روشنی میں ثابت کیا کہ میلاد شریف کو ناجائز قرار دینے کی نسبت، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف غلط ہے۔ رسالہ حاضرہ کے صدر پر مکتوبات

### جلد ثالث کی حسب ذیل عبارت

نفس قرآن خواندن بصوت حسن	اچھے آواز سے صرف قرآن مجید اور
و در قصائد نعت و منقبت خواندن	نعت و منقبت کے قصائد پڑھنے
چہ مضائقہ است؛ ممنوع تحریف و	میں کیا حرج ہے؛ منع تزیین ہے کہ
تغییر حروف قرآن است و التزام	قرآن مجید کے حروف کو تبدیل و تحریف
رعایتہ مقامات نغمہ و تردید صوت	کیا جائے۔ اور الحان کے طریق سے
بال بطریق الحان یا تصفیق مناسب	آواز پھیرنا اور اس کے مناسب تالیف
آن کہ در شعر نیز غیر مباح است	بجانا، جو کہ شعر میں بھی ناجائز ہیں مگر ایسے

اگر برہنجے خوانند کہ تحریفِ کلماتِ قرآنی نشود.....  
 طریقہ سے مولود پر مہیں کہ قرآنی کلمات میں تحریف واقع نہ ہو۔ اور قصائد پڑھنے میں شرائط

مذکورہ متحقق نہ ہوں اور اس کو کبھی صحیح عرض  
 چہ مانع است؟

سے تجویز کریں تو پھر کون سا امر مانع ہے؟

پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا "پس معلوم ہوا کہ حضرت محمد و علیہ الرحمۃ کی جو عبارت میلاد کے منکر بطور دلیل پیش کرتے ہیں۔ اس عبارت سے حضرت محمد کی مراد یہ ہے کہ:

"قصائد اور نعت خوانی میں نغمہ کا التزام کرنا اللہ کے طریق سے آواز

کو پھیرنا اور اس کے مناسب تالییاں بجانا۔ منع ہے..... حضرت امام

نے مطلقاً محفل میلاد کو منع نہیں فرمایا۔ مخالفین نے غلط سمجھا ہے۔ پس حق ثابت

ہو گیا۔ سادہ لوح عوام کو گمراہ کرنے اور اپنا کھوٹا سگہ رائج کرنے کے لیے اس

فرقہ باطلہ نے ایک نیا طریقہ نکالا ہے۔ ہمارے بزرگوں کو بدنام کرتے ہیں کہتے ہیں

فلاں بزرگ نے یوں لکھا ہے۔ فلاں نے یوں لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے جھوٹ سے

پاک ہے۔ (مفہوماً)"

○ حضرت شاہ احمد سعید مجددی رحمۃ اللہ علیہ کو فرقہ ضالہ و ہابییہ سے سخت

نفرت تھی۔ آپ کے فرزند گرامی حضرت شاہ محمد منظر نقشبندی مجددی

ہاجر مدنی قدس سرہ کا بیان ہے:

(۱) ولحمید کراحد ابالسوء (۱) حضرت شاہ احمد سعید قدس سرہ

الا الفرقة الضالة الوهابیہ کسی کی بُرائی نہیں کرتے تھے۔ سوائے

لتحذیر الناس من قباحة وہابییہ کے گمراہ فرقہ کے، تاکہ لوگوں کو

افعالهم واقوالهم ان کے افعال واقوال کی قباحت سے ڈرائیں۔

اسی صفحہ پر حاشیہ میں لکھتے ہیں:

(۲) وكان قدس سره يقول (۲) حضرت فرمایا کرتے تھے کہ وہابیوں  
ادنی ضرر صحبتهم ان کی صحبت کا معمولی نقصان یہ ہے کہ  
محبتہ النبی صلی اللہ علیہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت  
وسلم التي هي من اعظم جو ایمان کے بڑے ارکان میں سے  
ارکان الايمان تنقص ساعة ہے۔ لفظ یہ لفظ کم ہوتی جاتی  
نساعة حتى لا يبقى منها ہے۔ یہاں تک کہ نام و نشان کے  
غير الاسم والرسم فكيف علاوہ کچھ نہیں رہ جاتا۔ جب معمول  
يكون اعلا فالحذر الحذر ضرر کا یہ حال ہے تو بڑے نقصان

۱۔ محمد عبد الحکیم شرف قادری، علامہ مولانا: تقدیم تحقیق الفتویٰ (تصنیف علامہ محمد فضل حق خیر آبادی  
قدس سره) مطبوعہ مکتبہ قادریہ، جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور بحوالہ ا مناقب الاحمدیہ والمناقب السعیدیہ  
فائدہ مولوی اسماعیل دہلوی نے ۱۵ محرم ۱۳۲۰ھ کو تقویتہ الايمان " لکھی جس میں شفاعت " کا انکار کیا  
گیا۔ مجاہد تحریک آزادی (۱۵۱۸) علامہ فضل حق خیر آبادی، رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں تحقیق الفتویٰ  
لکھی اور ایسا بلوغت فرمایا کہ حق ادا کر دیا۔ تحقیق الفتویٰ " کے آخر میں حضرت شاہ احمد سعید  
مجددی اور دیگر مشاہیر کی مہر ثبت ہیں۔ اصل کتاب فارسی میں ہونے کے علاوہ غیر مطبوعہ کئی۔  
حضرت علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری نے اردو میں ترجمہ کیا۔ پھر شروع میں ایک طویل مقدمہ بھی  
لکھا، جس سے کتاب کی افادیت میں اضافہ اور حسن میں مزید نکھار آگیا۔ تحقیق الفتویٰ " شاہ  
عبد الحق محدث دہلوی اکیڈمی (دارالعلوم مظہریہ امدادیہ بنڈیال، سرگودھا) اور مکتبہ قادریہ جامعہ  
نظامیہ کی مشترکہ کوشش سے ۱۳۹۹ھ - ۱۹۷۹ء میں پہلی بار شائع ہوئی ہے۔

عن صحبتهم ثم المحذر المحذر کا کیا عالم ہوگا۔ لہذا ان کی صحبت سے  
 عن رؤیتهم فاحفظہ (منہ) بچو ضرور بچو۔ بلکہ ان کی صورت تک  
 دیکھنے سے ضرور بالضرور اجتناب کرو

رسالہ اثبات المولد والقیام" کا ایک نسخہ، خود حضرت مصنف کے اپنے  
 ہاتھ کا لکھا ہوا، خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف ضلع  
 ڈیرہ اسماعیل خان کی لائبریری میں محفوظ ہے۔ جس کا عکس محترم  
 پروفیسر محمد اقبال مجددی کے اردو مقدمہ کے ساتھ ۱۳۹۹ھ  
 ۱۹۶۹ء میں، مکتبہ سراجیہ، ڈیرہ اسماعیل خان سے شائع  
 ہوا۔ اور اس سے پہلے یہی رسالہ محترم پروفیسر ندکور کے فارسی  
 مقدمہ کے ساتھ مکتبہ ایشق استنبول ترکی سے بھی شائع  
 ہو چکا ہے۔

حضرت شاہ احمد سعید مجددی، نے حسب ذیل رسالے بھی تصنیف  
 فرمائے:

- (۱) سعید البیان فی مولد سید الانس والجان (اردو) (۲) الذکر الشریف  
 فی اثبات المولد المنیف (فارسی) (۳) الفوائد الضابطہ فی اثبات الرابطہ  
 (فارسی) (۴) انہار اربعہ (فارسی) (۵) تحقیق الحق البین (۶)  
 مکتوبات: آپ کے ۱۳، مکتب کا ایک مجموعہ حاجی  
 دوست محمد قندھاری، نے ترتیب دیا جس کو ڈاکٹر غلام مصطفیٰ  
 خان نے تحفہ زواریہ کے نام سے ۱۳۷۰ھ میں کراچی سے شائع  
 کیا۔ (۷) آپ فتویٰ بھی دیتے تھے لیکن آپ کے فتاویٰ جمع

نہیں لہو کے (۸) المعتقد المنتقد - تصنیف الشاہ فضل الرسول القادری  
البدایونی قدس سرہ پر ایک مختصر مگر جامع تقریظ ہے۔

حضرت شاہ احمد سعید مجددی بن حضرت شاہ ابوسعید رحمہما اللہ کا سلسلہ  
نسب سات واسطوں سے، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ

(ف ۱۰۳۲ھ ۱۶۲۲ء) سے جانتا ہے۔ پروفیسر محمد اقبال کے بیان

کے مطابق آپ ریاست رام پور میں یکم ربیع الثانی ۱۲۱۶ھ / ۳۱ جولائی

۱۸۰۲ء کو پیدا ہوئے۔ جب آپ کی عمر تقریباً دس سال کی ہوئی تو

اپنے والد ماجد کے ساتھ حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ کی خدمت

میں وہلی حاضر ہوئے۔ اور والد ماجد کے ہمراہ شرف بیعت سے

مشرّف ہوئے۔ حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ کی حضرت شاہ احمد سعید

پر خاص نگاہ تھی۔ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ "میں نے لوگوں سے ایک بچہ

طلب کیا۔ کسی نے نہیں دیا۔ ابوسعید نے میری طلب پوری کر دی اور

اپنا بیٹا (شاہ احمد سعید) مجھے دے دیا"

مرشد پاک نے اپنے ایک رسالہ کمالات مظہری "تالیف ۱۲۳۷ھ

میں آپ کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے۔

"حضرت احمد سعید فرزند حضرت ابوسعید بہ علم و عمل و حفظ قرآن

مجید و احوال نسبت شریفہ قریب است بہ والد ماجد خود"

حضرت شاہ احمد سعید علیہ الرحمۃ نے کتب تصوف مرشد پاک سے سبقاً

پڑھیں اور حضرات مجددیہ کا سلوک بھی از اول تا آخر حاصل کیا تاہم چونکہ

جس بیع مقامات میں اپنے والد بزرگوار سے بھی توجہات

لیں اس لیے شجرہ شریف میں آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی بھی شامل ہے۔

○ آپ نے مروجہ علوم کی تحصیل مفتی شرف الدین، شاہ سراج احمد مجددی، مولوی محمد اشرف اور مولوی نور سے کی۔

○ ۱۲۲۹ھ میں حضرت ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ خانقاہ شریف اپ (حضرت شاہ احمد سعید) کے سپرد کر کے حج کو روانہ ہو گئے۔

○ جہاں آپ نے چوبیس سال سات ماہ تک مسلسل رشتہ و ہدایت کا درس دیا۔ سینکڑوں افراد اپنی دنیاوی مرادیں اس در سے پا کر لوٹے اور ہزاروں دینی سعادت سے ہمکنار ہو کر کامران و کامیاب ہوئے۔

○ ۱۲۶۴ھ ۱۸۵۶ء میں ہندوستان کے مقتدر علماء کرام نے جو فتویٰ جہاد جاری کیا، اس فتویٰ کی مولوی محبوب علی جعفری ایسے لوگوں نے مخالفت کی، جبکہ حضرت شاہ احمد سعید

مجددی جہاد کا دھل میں سب سے پہلے چرچا کرنے والے تھے بلکہ آپ اس فتویٰ کے اولین محرک اور دستخط کنندہ ہیں

○ جب حالات نے اتنی سنگین صورت اختیار کر لی کہ اکثر و بیشتر علماء و مشائخ بلاد اسلامیہ کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور

ہو گئے تو آپ نے بعد ازاں استخارہ مسنونہ مع اہل و عیال حرمین شریفین کی طرف ہجرت کا فیصلہ کر لیا۔

○ راستے کے بے شمار مصائب سہتے ہوئے آپ خانقاہ موسیٰ زئی

شرفیہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان، اپنے خلیفہ نامدار حضرت خواجہ حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس شرفیہ لے گئے۔ حاجی صاحب علیہ الرحمۃ نے بڑی عقیدت اور نیا زندگی سے آپ کو خوش آمدید کہا۔

○ آپ نے نہ صرف اپنے تمام مریدین بلکہ خانقاہ دہلی بھی حضرت حاجی دوست محمد علیہ الرحمۃ کے سپرد کرتے ہوئے اپنے دستِ خاص سے یہ تحریر حاجی صاحب کو عنایت فرمائی۔

”مریدان خود کہ در ہندوستان و خراسان سکونت

میدارند کہ بجائے من مقبول بارگاہ احد، حاجی

دوست محمد صاحب را کہ خلیفہ من اند بدانند و

توجہات از ایشان گرفتہ باشند و بہ ضمیمت

خویش ہم ایشان را مخصوص گردانید و

خانقاہ و مکانات محل سرانے خود و تسبیح خانہ

حوالہ ایشان نمودند۔“

○ چونکہ آپ کی موجودگی میں ہی حضرت حاجی صاحب علیہ الرحمۃ

نے اپنے خلیفہ مولوی رحیم بخش اجمیری ہروری (ف ۱۲۸۳ھ)

کو ارشاد فرمایا، کہ تم خانقاہ شریف دہلی چلے جاؤ۔ مولوی رحیم بخش

رحمۃ اللہ علیہ اسی وقت دہلی روانہ ہو گئے۔

○ موسیٰ زلی شریف میں مختصر قیام کے بعد حضرت شاہ احمد سعید جدہ

روانہ ہو گئے۔ آخر شوال (۱۲۶۲ھ - ۱۸۵۸ء) آپ جدہ پہنچے۔ حج ادا

کرنے کے بعد ربیع الاول ۱۲۷۵ھ کو بدینہ منورہ کی حاضری نصیب ہوئی اور حاضری بھی ایسی کہ پھر غیب حاضری ہی نہیں ہوئی۔ حتیٰ کہ ظہر و عصر کے مابین بروز سہ شنبہ ۲ ربیع الاول ۱۲۷۶ھ ۱۸ ستمبر ۱۸۶۰ء کو وفات بھی بدینہ منورہ میں پائی۔ آپ کا مزار شریف حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مرقد مبارک سے متصل جانب قبلہ ہے۔

○ اللہ رب العزت نے آپ کو چار صاحبزادے عبدالرشید، عبدالحمید محمد عمر، محمد منظر اور ایک صاحبزادی روشن آرا عطا فرمائی۔  
○ سینکڑوں افراد آپ سے اجازت و خلافت سے مشرف ہوئے اسی طرح ظاہری علوم پڑھنے والوں کی تعداد بھی کچھ کم نہ تھی۔ سمر الکاملین کے مصنف نے لکھا ہے:

بسیارے از علماء زماں شاگرد حضرت ایشان بودند مثل  
مولوی عبد القیوم بن مولوی عبدالحی و مولانا محمد نواب  
و مولوی احمد علی سہارن پوری محدث و مولوی ارشاد حسین  
مجدوی و مولوی فیض الحسن سہارن پوری و مولوی عبدالعلی  
بن قاری ہاشم وغیرہم لہ

رسالہ اثبات المولد والقیام (عربی) کا یہ اردو ترجمہ مرکزی مجلس رضا

لہ۔ حضرت شاہ احمد سعید کے یہ حالات محترم پروفیسر محمد اقبال مجددی کے رسالہ  
صدا پر مقدمہ سے ماخوذ ہیں۔

لاہور کی طرف سے شائع ہو رہا ہے یقین واثق ہے کہ مرکزی مجلس رضا کی  
 دیگر مطبوعات کی طرح یہ مبارک رسالہ بھی مطبوع خواہی وخواہم ہو گا یعنی حضرت  
 مؤلف علیہ الرحمۃ کے اصلی متن کی طرح احقر مترجم و مقدمہ نگار کی یہی بھی عند اللہ  
 اور عند الناس مقبول ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

محمد رشید نقشبندی

(متوطن ڈبلسی نکیاں۔ آزاد کشمیر)

مدرس جامعہ نظامیہ لاہور

یکم جمادی الاولیٰ ۱۴۰۰ھ

# اثبات المولد والقیام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سب خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے اگرچہ کافروں کو ناپسند ہو، حضور عاقم بنین اور آنکھوں کے نور آپ کے آل و اصحاب پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں۔

میلادِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دلائل پوچھنے والے اے عالمو! یاد رکھو! میلاد شریف کی محفل میں آپ کی کمال نشان پر دلالت کرنے والی آیات، صحیح احادیث، ولادت باسعادت، معراج شریف، ہجرات اور وفات کے واقعات کا بیان کرنا ہمیشہ سے بزرگان دین کا طریقہ رہا ہے لہذا تمہارے انکار کی ضد کے سوا کوئی وجہ نہیں۔

اگر تم مسلمان ہو اور محبوب رب العالمین سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال سننے کا شوق ہے تو ہمارے پاس آؤ اور (ہم سے احوالِ مصطفیٰ) سنو تمہیں پتہ چلے کہ ہمارا دعویٰ حقیقت پر مبنی ہے، محفل میلاد دراصل وعظ و نصیحت ہے اس کے لئے جو کان لگائے اور متوجہ ہو، اللہ تعالیٰ کا حکم ہے :-

”نصیحت کرو بیشک نصیحت مومنین کیلئے مفید ہے۔“

ہمارے زمانہ کے جہلامیوں نے آپ کو ”پڑھا لکھا“ اور ”صالحین“ سمجھے ہیں کے وعظ کی طرح نہ ہو جو انبیاء، اولیاء کی توہین اور مومنین کی غیبت کا مجموعہ ہو تاکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں غیبت سے منع فرمایا ہے۔ ارشاد ہے :-

”ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی اپنے مرے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا تمہیں خبر گزیرے گا اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ بہت

توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔“

جاہل و اعظمت خود گمراہ ہیں اور دوسروں کو گمراہ کرتے ہیں خود برباد ہوتے دوسروں کو برباد کرتے ہیں، اپنے آپ سے بے خبر چند بے وقوف، شکر سنا اور شکر اگر چراغ تک پہنچتے ہیں تو ہوا بن جاتے ہیں (یعنی چراغ ہدایت کو بجھانے کی کوشش کرتے ہیں) اور دماغ تک پہنچتے ہیں تو دھواں ہو جاتے ہیں (یعنی اس کو تاریک کرنے کی کوشش کرتے ہیں) اللہ تعالیٰ ان سے بچائے۔

ذکر رسول اللہ تعالیٰ کا ہی ذکر ہے حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

”میرے پاس جبریل آئے اور کہا بے شک میرا اور آپ کا رب فرما ہے آپ جانتے ہیں میں نے آپ کا ذکر کیسے بلند کیا؟ میں نے کہا اللہ بہتر جانتا ہے (جبریل نے) کہا اللہ فرماتا ہے کہ جب میرا ذکر کیا جائے آپ کا میرے ساتھ ذکر کیا جائے“

ابن عطل سے روایت ہے کہ میں نے (اللہ نے) آپ کے ساتھ اپنے ذکر کو تکمیل ایمان کا ذریعہ بنایا ابن عطار ہی سے روایت ہے کہ میں نے آپ کو اپنا ذکر بنا دیا جس نے آپ کا ذکر کیا اس نے میرا ذکر کیا (شفاء)

(ان دلائل کے ہوتے ہوئے) جو اللہ اور اس کے رسول کے ذکر سے روکے وہ شیطان شکر سے ہے جس کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے نفرت ہے کیونکہ مومن صادق تو ذکر محبوب کا مشتاق ہوتا ہے اور ذکر محبوب سے لذت پاتا ہے کسی شاعر نے کہا ہے

أَعِدُّ ذِكْرَ نِعْمَانٍ لَنَا إِنَّ ذِكْرَهُ هُوَ الْمِسْكُ مَا كَرِهَتْهُ يَتَضَوُّعٌ

”ہمارے سامنے نعمان کا بکثرت ذکر، بلاشبہ اس کا ذکر عین دفعہ کر دے

کستوری کی طرح ہلکے گا“

محب تو ذکر محبوب سننے کے لئے مال، اولاد، ازواج، جان سب کچھ قربان کر دیتا ہے

جیسا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا طریقہ تھا لہذا جس کا دل چاہے اللہ کے حُجج میں شامل ہو جائے اللہ کی فوج یقیناً کامیاب ہے اور جس کا دل چاہے شیطانی ٹوٹے میں شامل ہو جائے شیطانی ٹولہ خسارہ میں ہے۔

اب ہم اشترار کے علی الرغم اکابر ذکر کردہ خاص دلیلیں بھی ذکر کرتے ہیں حافظ ابوالفضل ابن حجر نے حدیث سے ایک ضابطہ کا استخراج فرمایا ہے فرماتے ہیں کہ :-

مَحْضُورٌ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَدِينَةَ شَرِيفٍ تَشْرِيفٍ لِلسَّعَةِ تُوُوُّهَا لِكُلِّ يَهُودِيٍّ كُو  
عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا تو ان سے دریافت فرمایا کہ تم عاشورہ  
کا روزہ کیوں رکھتے ہو انہوں نے کہا کہ یہ دن نہایت مقدس ہے مبارک ہے  
اسی دن اللہ تعالیٰ نے فرعون کو غرق فرمایا اور موسیٰ کو نجات بخشی اور ہم تعظیماً اس  
دن کا روزہ رکھتے ہیں، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہم موسیٰ کا دن منانے  
میں تم سے زیادہ حقدار ہیں پس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود بھی روزہ رکھا  
اور صحابہ کو روزہ رکھنے کا حکم دیا،

معلوم ہوا جس دن اللہ تعالیٰ کی کسی خاص نعمت کا نزول ہو یا کسی مصیبت سے نجات  
ہو نہ صرف اسی دن بلکہ ہر سال اس تاریخ کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ  
کا شکر بجالانے کے مختلف طریقے ہیں، عبادت، قیام، سجدہ، صدقہ اور تلاوت وغیرہ اور  
یوم میلاد شریف وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت عظمیٰ اور رحمت  
عطا ہوئی لہذا قصہ موسیٰ کے ساتھ مطابقت کے لئے ہر سال یوم میلاد کا اہتمام کرنا چاہئے  
اور کہا ہمارے شیخ شیخ الاسلام علامہ جلال الدین سیوطی نے کہ حافظ ابوالفضل کی  
دلیل کے علاوہ بھی میرے پاس ایک دلیل ہے اور وہ یہ کہ امام مہدی نے حضرت انس سے  
روایت کی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا حقیقہ اعلان نبوت کے بعد خود کیا حالانکہ  
آپ کے دادا عبدالمطلب آپ کی ولادت کے ساتویں روز آپ کا حقیقہ کر چکے تھے اور حقیقہ

بار بار نہیں ہوتا ایک ہی دفعہ ہوتا ہے معلوم ہوا کہ ایسا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ادا کرنے  
 شکر کے طور پر کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رحمتہ للعالمین بنایا اور ہمیں آپ کی امت  
 ہونے کا شرف بخشا جس طرح آپ خود اپنی ذات پر درود و سلام بھیجا کرتے تھے ہمیں چاہئے  
 کہ ہم آپ کے میلاد کی خوشی میں جلسہ کریں، کھانا کھلائیں اور دیگر عبادات اور خوشی کے جو طریقے  
 ہیں کے ذریعے شکر بجالائیں۔ شرح سنن ابن ماجہ میں اس یوم کی تصریح بھی ہے اور امام  
 جلال الدین نے فرمایا کہ میلاد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام معظم اور مکرم ہے آپ کا یوم ولادت  
 مقدس و بزرگ اور یوم عظیم ہے۔ آپ کا وجود عشاق کے لئے ذریعہ نجات ہے جس نے  
 نجات کے لئے ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی کا اہتمام کیا اس کی افتخار کرنے  
 والے پر بھی رحمت و برکت کا نزول ہوگا۔

یوم ولادت اس لحاظ سے جمعہ کے مشابہ ہے کہ جمعہ والے دن جہنم میں آگ  
 نہیں بھڑکائی جانی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یونہی مروی ہے اظہارِ خوشی اور اپنی بساط  
 کے مطابق خرچ کرنا اور جو دعوت و بیمہ دے اس کی دعوت قبول کرنا بہت اچھا ہے۔  
 امام ابو عبدین الحاج نے اس ماہ کی یوں فضیلت بیان فرمائی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس ماہ کو فضیلت عطا فرمائی۔

سید الاولین والآخرین کی تشریف آوری اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے ضروری  
 ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس نعمتِ عظمیٰ کا شکر بجالاتے ہوئے زیادہ سے زیادہ عبادت  
 اور نیکی کی جائے اگرچہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اس ماہ میں معمول سے زیادہ کچھ نہیں کیا  
 کرتے تھے یہ آپ کی امت پر فرمائی اور شفقت تھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کوئی کام اس  
 لئے بھی چھوڑ دیتے تھے کہ ہمیں امت پر فرض نہ ہو جائے ایسا امت پر شفقت کی وجہ  
 سے تھا لیکن آپ نے اس ماہ کی فضیلت بیان فرمائی ہے، ایک سائل نے  
 بروز پیر روزہ رکھنے کے متعلق آپ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا، یہ وہ دن ہے

جس دن میں پیدا ہوا آپ کا یوم ولادت ربیع الاول کی شرافت کو مستلزم ہے ہمیں چاہئے کہ اس ماہ کا سخت احترام کریں، اس مہینہ کو ان تمام مہینوں، زمانوں اور امكنہ سے زیادہ سمجھیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بعض عبادات کے لئے خاص کیا ہے ظاہر ہے کسی جگہ یا زمانہ کو بذات کوئی فضیلت نہیں فضیلت صرف ان واقعات کی وجہ سے ہے جو کسی جگہ یا زمانہ میں رونما ہوتے، ذرا غور کرو اربع الاول میں پیر کے دن کون تشریف لایا؟ کیا ہمیں معلوم نہیں؟ پیر والے دن روزہ رکھنا صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یوم ولادت کی وجہ سے عظیم فضیلت رکھتا ہے ہمیں چاہئے کہ جب ربیع الاول کی تشریف آوری ہو اول سے آخر تک انتہائی تعظیم و تکریم کا مظاہرہ کیا جائے اور یہ آپ کی سنت ہے کیونکہ آپ اس دن نیکی اور خیرات زیادہ کیا کرتے تھے جس دن کوئی فضیلت والا واقعہ پیش آتا۔

شیخ احمد بن حنبلہ قسطلانی مواسم النبویہ میں فرماتے ہیں:-  
 "اللہ تعالیٰ نے جمعہ میں ایک ایسی گھڑی کہہ دیا اس میں قبول ہوتی ہے صرف اس لئے رکھی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام جمعہ کو پیدا ہوئے اور پیر جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یوم ولادت ہے کی کیا شان ہوگی؟"  
 (شاید کوئی یہ وہم کرے کہ) جس دن حضرت آدم علیہ السلام تشریف لائے اس دن سے خطبہ اور جماعت وغیرہ لازم کر دیتے گئے لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت جس دن ہوئی، کوئی چیز لازم کیوں نہیں ہوتی؟  
 جواب: یہ بھی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اعزاز ہے آپ رحمتہ للعالمین ہیں اور کسی عبادت کا لازم نہ ہونا بھی آپ کی رحمت اور سخاوت کی دلیل ہے۔

حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پیر کو روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا گیا آپ نے فرمایا اس دن ہی میں پیدا ہوا ہوں اور اسی

دن مجھ پر نبوت نازل ہوئی (مسلم)۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پیر کو پیدا ہوئے اور پیر کو ہی آپ کو مبعوث ہوئے اور پیر کو ہی آپ نے ہجرت فرمائی پیر کو ہی آپ مدینہ منورہ داخل ہوئے اور پیر کو ہی حجاب اٹھائے گئے (مسند)

حافظ ابو شامہ شیخ النووی اپنی کتاب "البیعت علی انکار البیوع والمخاوت" میں فرماتے ہیں ایسے اچھے کاموں کی دعوت دینی چاہئے اور اہتمام کرنے والے کی حوصلہ افزائی اور تعریف کرنی چاہئے شیخ امام عالم علامہ نصیر الدین مبارک اپنے قلمی فتویٰ میں فرماتے ہیں، "یہ جائز ہے، غلو صحت سے ایسا کرنے والے کو ثواب ہوگا"

امام ظہیر الدین فرماتے ہیں :-

"یہ حسن ہے جب کہ اہتمام کرنے والے کا مقصد صحابین کو جمع کرنا نبیؐ اپن کی بارگاہ میں ہدیہ صلوات پیش کرنا اور غریب اور مساکین کو کھانا کھلانا ہو، مذکورہ شرط کے ساتھ اس حد تک ایسے کام ہر وقت موجب ثواب ہیں" شیخ نصیر الدین فرماتے ہیں :-

"یہ عمدہ اجتماع ہے جس کے انعام و ثواب نے گائیک لوگوں کو کھانا کھلانے اور اللہ کا ذکر کرنے کے لئے اور بارگاہ رسالت میں ہدیہ درود پیش کرنے کے لئے جمع کرنا عبادات کے اجر و ثواب کی زیادتی کا سبب" امام ابو محمد عبدالرحمن بن اسماعیل کا ارشاد گرامی :-

"ہمارے زمانے کا بہترین نیا کام ہر سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت یا سعادت کے دن صدقات، خیرات کرنا، زینت زینت اور مسرت کا اظہار ہے، کیونکہ اس میں فقرار پر احسان بھی ہے اور محفل میلاد کرنے والے کے دل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور تعظیم و تکریم کی

علامت بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کے احسان کا شکر ہے کہ اس نے تمام  
 جہانوں کے لئے باعثِ رحمت اپنے رسول کو پیدا فرمایا، صلی اللہ علیہ وعلیٰ  
 جمیع الانبیاء والمرسلین“

اسی طرح شیخ امام صدر الدین جوہوب بن عمر الجزری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے۔  
 ”یہ تمام عبادات سیرت شامیہ سے منقول ہیں،  
 اے سائل! تو نے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے  
 متعلق کہا ہے کہ ”آپ مغل میلا سے منع فرماتے تھے“ تیرا یہ قول قطعاً غلط ہے ہمارے  
 امام اور قبلہ نے گانے کی مجلس میں حاضر ہونے سے منع کیا ہے اگرچہ اس مجلس میں قرآن  
 کی تلاوت اور نعتیہ قصائد پڑھے جائیں، حضرت امام ربانی نے قرآن و حدیث کے پڑھنے  
 سے منع نہیں فرمایا جیسا کہ حضرت امام ربانی کی مراد سے بے خبر لوگوں نے گمان کیا ہے اس  
 قسم کی بات حضرت امام ربانی پر بہت بڑا بہتان ہے اللہ تعالیٰ تمہیں نصیحت فرماتا ہے  
 کہ تم ایسا کام بھی نہ کرو اگر تم ایمان دار ہو“ حضرت امام ربانی کے مکاتیب کا بنظر انصاف مطالعہ  
 کرو مکتوب ۲۶۶ جلد اول میں حضرت امام ربانی فرماتے ہیں:-

”جان لو سماع اور رقص و شکریت لہو و لعب میں داخل ہے“

آیہ کریمہ: ”وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ (سورۃ لقمن)

”اور لوگوں میں (کوئی) ایسا بھی (نالائق) ہے جو وہابیات (خرافات)

قصے کہانیاں مولے لیتا ہے“

سرود کی ممانعت میں نازل ہوئی مجاہد جو ابن عباس کے شاگرد اور کبار تابعین سے ہیں  
 فرماتے ہیں، ”لہو الحدیث سے مراد سرود ہے“

۱۔ اس مسئلہ کی مزید تحقیق مطلوب ہو تو امام المسند مولانا شاہ احمد رضا علیہ الرحمۃ کا رسالہ ”انامۃ القیامہ“ دیکھیں (مترجم)

حضرت مجاہد اللہ تعالیٰ کے قول لا یشہد وک التاوسا (زور میں حاضر نہیں ہوتے) کی تفسیر بیان فرماتے ہیں :-

”یعنی سرود و سماع میں حاضر نہیں ہوتے“

پس خیال کرنا چاہئے کہ مجلس سماع و رقص کی تعظیم کرنا بلکہ عبادت و طاعت جانتا کتنا برا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے ہمارے بزرگ خود بھی اس امر میں مبتلا نہیں ہوئے اور ہمیں بھی اس امر کی تقلید سے رہائی عطا فرمائی بسنا ہے مخدوم زاوے سے سرود کی طرف رغبت کرتے ہیں اور سرود و فقیدہ خوانی کی مجلس جمعہ کی راتوں میں منعقد کرتے ہیں اور اکثر احباب اس امر میں موافقت کرتے ہیں۔

بڑے متعجب کی بات ہے کہ دوسرے سلسلوں کے مرید تو اپنے پیروں کے سہل کا بہانہ بنا کر اس عمل کے ترک ہوتے ہیں اور شرعی حرمت کو اپنے مشائخ کے سہل سے دفع کرتے ہیں اگرچہ اس امر میں حق پر نہیں ہیں لیکن سلسلہ مجددیہ کے احباب اس امر کے از نکاب ہیں کون سا عذر پیش کریں گے؟

ایک طرف حرمت شرعی اور دوسری طرف اپنے مشائخ کی مخالفت (بالفرض) حرمت شرعی نہ بھی ہوتی پھر بھی آئین طریقت میں کسی نئے امر کا پیدا کرنا قبیح ہے اور جب حرمت شرعی بھی ساتھ جمع ہو جائے تو ایسے امر کو قبیح نہ ہوں؟ حضرت مجدد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مکتوبات کی تیسری جلد میں فرماتے ہیں :-

”اسے اپنے آواز سے صرف قرآن مجید اور نعت و منقبت کے قصائد پڑھنے

میں کیا حرج ہے؟ منع تو یہ ہے کہ قرآن مجید کے حروف کو تبدیل و تحریف

کیا جائے اور مقاماتِ نغمہ کا التزام کرنا اور الحان کے طریق سے آواز کو پھیرنا

اور اس کے مناسبت تالیان بجانا جو کہ شعر میں بھی ناجائز ہیں اگر ایسے طریقہ

سے مولود پڑھیں کہ قرآنی کلمات میں تحریف واقع نہ ہو اور قصائد پڑھنے میں

شرائط مذکورہ متحقق نہ ہوں اور اس کو بھی صحیح غرض سے تجویز کریں تو پھر کونسی رکاوٹ ہے؟

پس معلوم ہوا کہ حضرت مجدد کی جو عبارت میلاد کے منکر بطور دلیل پیش کرتے ہیں اس عبارت سے حضرت مجدد کی مراد یہ ہے کہ :-

”فوائد اور نعت خوانی میں نغمہ کا التزام کرنا الحان کے طریق سے آواز کو پھیرنا اور اس کے مناسب تالییاں بجانا منع ہے“

جیسا کہ حضرت کی مذکورہ عبارت سے بالکل ظاہر ہے مخالفین نے غلط سمجھا ہے حضرت امام نے مطلقاً محفل میلاد کو منع نہیں فرمایا پس حق ثابت ہو گیا۔ سادہ لوح عوام کو گمراہ کرنے اور اپنا کھوٹا سکہ رائج کرنے کے لئے اس فرقہ باطلہ نے ایک نیا طریقہ نکالا ہے ہمارے بزرگوں کو بدنام کرتے ہیں کہتے ہیں فلاں بزرگ نے یوں لکھا فلاں نے لکھا اللہ تعالیٰ ان کے جھوٹ سے پاک ہے رہا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تذکرہ ولادت کے وقت کھڑے ہونے کا مسئلہ، نواب کی حیات طیبہ میں آپ کی تعظیم کے لئے کھڑے ہونا صحابہ کرام سے ثابت ہے۔

• حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں ہم آپ کے ساتھ مسجد میں باتیں کیا کرتے تھے جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے تا وقتیکہ حضور اپنی کسی زوجہ مخدومہ کے حجرہ میں داخل ہو جاتے۔

• اور جان لو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم و توقیر جس طرح حیات طیبہ میں لازم تھی اسی طرح بعد از وصال بھی لازم ہے اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم اس وقت ہوگی جب آپ کا ذکر کرے، حدیث بیان کرے، آپ کی سنت بیان کرے یا آپ کا اسم شریف اور سیرت پاک سنے۔

شفا از اس روایت سے استنباط کیا کہ آپ کی موت و حیات تعظیم و توقیر کے لحاظ سے

برابر ہے۔

اور اس کی صورت یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ کا ذکر، آپ کی حدیث و سنت کا بیان ادب و احترام سے کرے اور آپ کا اسم شریف اور سیرت پاک حضور و حضور سے اور آپ کے آل بیت اور صحابہ کی تعظیم کرے۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ آپ کی حیات مبارکہ میں اور وصال کے بعد تعظیم و توقیر یکساں ہے۔

لہذا اگر کوئی عالم ارواح سے اس دنیا میں آپ کی شریفی اور ہی کی تعظیم بجالائے تو کیا صرح ہے؟

ترہین شریفین کے علماء کرام اور مذاہب اربعہ کے مفتیان عظام اس کے مستحب ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں بلکہ ایک حنبلی مفتی نے تو اس کے وجوب کا قول کیا ہے۔

● مکہ مکرمہ کے بیکتائے روزگار مفسر، محدث مولانا عبداللہ سراج حنفی جن کے حلقہ درس میں اس نو مولود فرقہ کا سردار تہ صرف بازالونے ادب حاضر ہوا کرتا تھا بلکہ آپ کی جامعیت کا معترف بھی تھا، نے بھی قیام کے مستحسن ہونے کا فتویٰ دیا ہے آپ کا ہرزوہ فتوے راقم کے پاس موجود ہے جو چاہے دیکھ سکتا ہے۔

● امام سید جعفر سبزواری قدس سرہ العزیز اپنے رسالہ عقدا الجوبہر میں فرماتے ہیں:-

”بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر و ولادت کے وقت قیام کرنا ان اماموں نے مستحسن سمجھا جو صاحب روایت و روایت تھے اس شخص کو

مبارک ہو جس کا مقصد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہے۔“

اب ہم علماء مذکورین کے فتوے نقل کرتے ہیں جو بخور سنت کے قابل ہیں

سوال: نبی اکرم صلی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت باسعادت اور مولد مبارک پڑھنے وقت عرب و عجم کے علماء و صلحاء کے درمیان مروج قیام کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

واجب ہے؟ یا مستحب ہے؟ یا مباح ہے؟ مدلل اور شافی، کافی جواب ارشاد فرمائیں  
اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرماتے۔

جواب: عبداللہ سراج مکی مفتی مسخفہ فرماتے ہیں:-

”یہ قیام مشہور اماموں میں برابر چلا آتا ہے اور اسے اللہ و حکام نے  
برقرار رکھا ہے اور کسی نے رد و انکار نہ کیا لہذا مستحب کھڑا اور نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم کے سوا اور کون مستحق تعظیم ہے اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ  
عنه کی حدیث کافی ہے کہ جس چیز کو مسلمان بہتر سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی  
بہتر ہے“

مشہور فقیہ، محدث عثمان بن حسن دمیاطی شافعی اپنے رسالہ اثبات قیام میں  
فرماتے ہیں:-

”حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر و ولادت کے وقت قیام  
کڑا ایک ایسا امر ہے جس کے مستحب و مستحسن و مندوب ہونے میں کوئی  
شک و شبہ نہیں ہے اور قیام کرنے والے کو ثواب کثیر اور فضل کبیر حاصل  
ہوگا کیونکہ یہ قیام تعظیم ہے، کس کی؟ اس نبی کریم صاحب خلق معظم علیہ التمجیۃ  
والتسلیم کی جن کی برکت سے اللہ تعالیٰ ہمیں طلحات کفر سے ایمان کی  
طرف لایا اور ان کے سبب سے ہمیں دوزخ جہل سے بچا کر بہشت معرفت و  
یقین میں داخل فرمایا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم میں جو نشوونما  
رب العالمین کی طرف دھرتا ہے اور قوی ترین شعائر دین کا آشکار کرنا اور جو  
تعظیم کرے شعائر خدا کی تو وہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے اور خدا کی حرمتوں  
کی تعظیم کرنے والا اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر ہے۔“  
اس کے بعد بہت سے دلائل نقل کر کے فرمایا:-

”ان سب دلائل سے ثابت ہوا کہ ذکر و لاوت شہ لہ کے وقت قیام مستحب ہے

کہ اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہے۔“

یہ خیال نہ کیا جائے کہ یہ قیام بدعت ہے اس لئے کہ ہم کہتے ہیں بدعت بری نہیں ہوتی

جیسا کہ یہی جواب امام محقق ولی ابو ذر عمہ عراقی نے دیاجب ان سے مجلس میلاد کے متعلق پوچھا گیا تھا کہ مستحب ہے یا مکروہ؟ اور اس میں کچھ وارد ہوا ہے یا کسی پیشوا نے کیا ہے تو جواب میں فرمایا:

”ولیمہ اور کھانا ہر وقت مستحب ہے پھر اس صورت کا کیا پوچھنا جب اس کے

ساتھ اس ماہ مبارک میں ظہور نبوت کی خوشی مل جائے اور ہمیں یہ امر سلف سے

معلوم نہیں نہ بدعت ہونے سے کہ بہت لازم کہ بہت سی بدعتیں مستحب بلکہ واجب

ہوتی ہیں جب ان کے ساتھ کوئی خرابی مضموم نہ ہو اور اللہ تعالیٰ توفیق دینے والا ہے۔“

اس کے بعد آگے چل کر پھر ارشاد فرماتے ہیں:-

”یے شک امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل سنت والجماعت کا اجماع و اتفاق

ہے کہ قیام مستحسن ہے اور بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری امت

گمراہی پر جمع نہیں ہوتی۔“

امام علامہ مد الفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:-

”قوم کی عادت جاری ہے کہ جب مدح خواں ذکر میلاد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

تک پہنچتا ہے تو لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں اور یہ بدعت مستحب ہے کہ اس میں نبی

صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش پر خوشی اور حضور کی تعظیم کا اظہار ہے۔“

امام ضرصر حنبلی فرماتے ہیں:-

قلیل لمدح المصطفیٰ الخط بالذہب علی فضتہ من خط احسن من کتب

وان ینہض الاشراف عند سماعہ قیامنا صفوفا و جثیا علی لکب

”مدح مصطفیٰ کے لئے یہ بھی تقویر ایسی ہے کہ جو سب سے اچھا خوشنویس ہو اس کے ہاتھ سے

چاندی کے پتھر پر سونے کے پانی سے نکھی جائے اور جو لوگ شرفِ دینی رکھتے ہیں وہ ان کی نعت سن کر صفتِ باندھ کر سر فرقد یا گھٹنوں کے بل کھڑے ہو جائیں۔

جس کو اللہ تعالیٰ توفیق اور ہدایت دے اس کے لئے اس قدر کافی ہے۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا یہ (فتویٰ) فقیر اپنے رب کا دنیا و آخرت میں محتاج، عثمان حسن و میاطی شافعی خادم طلباء مسجد حرام و سابق مدرس جامع ازہر نے دیباچہ اور املا کرایا ہے۔ اللہ تعالیٰ میرے گناہ معاف فرمائے اور دنیا و آخرت میں سب احباب کی پر وہ پوشی فرمائے والحمد للہ رب العالمین۔

• عبداللہ بن محمد المیرغنی الحنفی مفتی مکہ مکرمہ فرماتے ہیں :-

الحمد للہ عن شانہ رب سادنی علما (اے اللہ میرا علم زیادہ فرما)  
”سید الاولین و الآخرین کی ولادت مبارکہ کے ذکر کے وقت قیام کو بہت  
علمائے پسند کیا ہے۔ واللہ اعلم۔“

• حسین ابن ابراہیم مفتی مالکیہ مکہ فرماتے ہیں :-

”الحمد للہ وحده اللہم ہدایۃ للصواب“ ہاں ذکر ولادت کے  
وقت قیام بہت علمائے پسند کیا اور یہ قیام حسن ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم کی تعظیم واجب ہے۔ واللہ اعلم۔“

• محمد عمر ابن ابی بکر مفتی شافعیہ مکہ مکرمہ کا ارشاد ہے :-

”حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ کے ذکر کے وقت قیام واجب  
ہے کیونکہ روح اقدس حضور معلی صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ فرما ہوتی ہے تو اس  
وقت تعظیم و قیام لازم ہوا، جتید علماء اسلام اور اکابر نے قیام مذکور کو پسند فرمایا  
ہے۔“

• محمد بن یحییٰ مفتی حنابلہ مکہ مشرف نے بھی ذکر ولادت کے وقت قیام کے استحباب و  
استحسان کی تصریح فرمائی ہے۔

رہا تمہارا یہ سوال کہ ”ہم نے ربیع الاول شریف میں ایک اپنی طرف سے عیسوی عید بنالی

ہے“

تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہم مسلمانوں پر لازم ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف کے مہینہ کی نہ صرف ایک ہی رات بلکہ سب راتوں کو عید منائیں علماء کبار اور محدثین کی تصدیقات موجود ہیں۔

امام احمد بن حنبلہ العسقلانی نے اپنی کتاب مواہب اللدنیہ میں ذکر کیا ہے :-

”ابولہب کی آزاد کردہ لونڈی ثویبہ جس نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دودھ پلایا تھا، نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت باسعادت کی ابولہب کو جب خوشخبری سنائی تو اس نے ثویبہ کو آزاد کر دیا، جب ابولہب مگر کیا تو کسی نے اس کو خواب میں دیکھا پوچھا کیا گزری؟ ابولہب نے کہا ”اگ میں چل رہا ہوں ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ ہر سیر کی رات مجھ سے عذاب ہلکا کیا جاتا ہے۔“

اور ابہام و سبائے کے درمیانی مفاک کی مقدار مجھے پانی مل جاتا ہے جسے میں انگلیوں سے چوس لیتا ہوں۔

اور یہ اس لئے کہ میں نے حضرت کی ولادت کی خوشی میں اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کر دیا تھا اور اس نے آپ کو دودھ پلایا تھا۔

ابن جوزی نے کہا :-

”ابولہب ایسا کافر جس کی مذمت میں قرآن پاک کی پوری سورۃ ”تبت ید ابی لہب الخ“ نازل ہوئی، گو عذاب جہنم کی تحقیق کا فائدہ ہوا صرف اس لئے کہ اس نے ولادتِ مصطفیٰ کی خوشی منائی جب ایک کافر کو یہ فائدہ پہنچا تو اس موجدِ غلام کا کیا حال ہوگا جو آپ کی ولادت سے مسرور ہو کر آپ کی محبت میں بقدر طاقت

خروج کرتا ہے۔“

میری جان کی قسم اللہ کریم کی طرف سے اس کی یہی خیرا ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل عمیم سے اس کو جناتِ نعیم میں داخل فرمائے گا۔

• حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے مہینہ میں اہل اسلام ہمیشہ سے میلاد کی مجلسیں منعقد کرتے چلے آئے ہیں اور خوشی کے ساتھ کھانا پکاتے اور دعوتیں کرتے اور خوشی و مسرت کا اظہار کرتے اور نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور آپ کے میلاد شریف کے پڑھنے کا خاص اہتمام کرتے رہے ہیں چنانچہ ان پر اللہ کے فضل عمیم اور برکتوں کا ظہور ہوتا اور میلاد شریف کے خواص میں سے آرمایا گیا ہے کہ جس سال میلاد شریف پڑھا جاتا ہے وہ سال مسلمانوں کے لئے حفظ و امان کا سال ہو جاتا ہے اور میلاد شریف کرنے سے دلی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس شخص پر بہت رحمتیں فرمائے جس نے ولادت کی مبارک راتوں کو خوشی و مسرت کی عیدیں بنا لیا تاکہ یہ میلاد مبارک کی عیدیں سخت ترین علت و مصیبت ہو جائیں اس پر جس کے دل میں مرض و عناد ہے۔

• بے شک شبِ میلاد و شبِ قدر سے بھی افضل ہے اس لئے کہ شبِ قدر حضور کو عطا کی گئی جب کہ شبِ میلاد و شو و آپ کے ظہور کی رات ہے اور ظاہر ہے کہ جس رات کو ذاتِ اقدس سے شرف ملا وہ اس رات سے ضرور افضل ہوگی جو آپ کو دیئے جانے کی وجہ سے شرف والی ہے اور اس میں کوئی نزاع نہیں ہے لہذا شبِ میلاد و شبِ قدر سے افضل ہوئی۔

• نیز لیلۃ القدر نزولِ ملائکہ کی وجہ سے مشرف ہوئی اور لیلۃ المیلاد و شبِ نفیس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور مبارک سے شرف یاب ہوئی۔

• (تیسری وجہ) شبِ قدر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر فضل و احسان ہے اور شبِ میلاد میں تمام موجوداتِ عالم پر فضل و احسان ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو

رحمۃ للعالمین بنایا ہے تو آپ کی وجہ سے اللہ کی نعمتیں آسمان و زمین کی ساری مخلوق پر عام ہو گئیں۔ لہذا شربِ میلاد افضل ہے۔

یہ جو کچھ ذکر کیا گیا ہے ہمارے کثیر دلائل کا ایک حصہ ہے اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت دے اس کے لئے اس قدر کافی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :-

”اور اندھوں کو تم گمراہی سے ہدایت کرنے والے نہیں تمہارے سائے

تو وہی سنتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں اور وہ مسلمان ہیں“ (۲۶)

• رہا تمہارا یہ الزام کہ ہم کسی سے مذہب کے مدعی ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہم محمدؐ تعالیٰ دینِ اسلام پر قائم ہیں سلف و خلف میں مشہور ہیں اگرچہ نا سمجھوں پر مخنی رہے حضرت سعدی نے کیا خوب کہا :-  
گر نہ بیند بروز شپہ چشم : چشمہ آفتاب را چہ گناہ  
دو اگر کوئی اندھا ہے تو اس میں سورج کا کیا گناہ ہے؟ اگر اللہ کو نہ دیکھ سکے  
تو سورج کے چشمہ کا کیا گناہ ہے؟

• ہمارا اختلاف ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد ہے نہ اس کا کوئی شریک ہے نہ مثل ہے نہ اس کی ضد ہے نہ اس کا شبہ نہ ہمسر، اس کے شایانِ شان وہی اوصاف ہیں جو اس نے خود بیان فرمائے، اس کے مناسب وہی اسماء ہیں جو خود اس نے اپنی ذات کے لئے تجویز فرمائے۔ وہ نہ جسم نہ جوہر نہ مکین بلکہ وہ ہر مکین و مکان کا قائل ہے۔ وہ نہ عرض نہ اس کے لئے اجتماع نہ افتراق، نہ اس کے اجزاء نہ اس کو ذکر ٹھکا سکتا ہے نہ پریشانی لاحق ہو سکتی ہے الفاظ و عبارات اس کی حقیقت بیان کرنے سے قاصر، اشارات اس کا تعین کرنے سے عاجز اور کارِ احاطہ نہیں کر سکتے آنکھیں اور اک نہیں کر سکتیں۔ ہر چیز کی اس کے نزدیک ایک خاص مقدار ہے وہ وہم و غم سے بالا ہے۔

اگر تو کہتے کب؟ تو وقت اس کے وجود سے پہلے ہو جائے گا، اگر کہتے کس جگہ؟

تو مکان پیدا ہوگا، وہ ہر مصنوع کے لئے علت ہے اس کے فعل کی کوئی علت نہیں اس کی ذات اور فعل کیفیت سے پاک ہے جس طرح آنکھیں اس کو نہیں دیکھ سکتیں عقول اس کا اوراک نہیں کر سکتے اس کی ذات دیگر ذات جیسی اور اس کی صفات دیگر صفات جیسی نہیں بغیر کسی مثال اور معطل قرار دینے کے اللہ کے لئے وجہ، نفس سمع، بصر کے ثابت کرنے پر ایمان رکھتے ہیں۔

جیسے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث صحیح سے ثابت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:-

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ

”اس کی مثل کوئی چیز نہیں اور وہ سمیع اور بصیر ہے۔“

ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ جنت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا اور احادیث مبارکہ کے مطابق معینت، دوزخ، لوح، قلم، حوض، پطراط، شفاعت، میزان اور صور، عذاب قبر، منکر، نیکر کے سوال، شفاعت کرنے والوں کی شفاعت سے ایک قوم کو آگ سے نکالنے، مرنے کے بعد زندہ ہونے پر ہم ایمان رکھتے ہیں۔

نیز ہمارا عقیدہ ہے جنت و دوزخ ہمیشہ رہیں گے عینی ہمیشہ جنت میں اور دوزخی

ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے مگر مومنین مرتکب کیا کر ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہیں گے، اور

اللہ تعالیٰ کے قول ”وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ“ کے مطابق اللہ تعالیٰ بندوں کے

افعال کا خالق ہے جیسے کہ ان کی ذات کا خالق ہے ہمارا عقیدہ ہے کہ تمام مخلوق اپنے

مقررہ وقت پر مہجائے گی اور شرک اور تمام گناہ اللہ تعالیٰ کی قضاء و قدر سے ہیں لیکن مخلوق

کا کوئی فرد اللہ تعالیٰ پر حجت قائم نہیں کر سکتا۔

غالب حجت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے اور وہ اپنے بندوں سے کفر اور گناہ کو پسند نہیں

فرمانا۔ رضا اور ارادہ دو الگ الگ صفتیں ہیں۔

• ہم ہر مسلمان کے پیچھے نماز جائز سمجھتے ہیں نیک ہو یا بد۔ ہم کسی اہل قنبہ کو قطعی طور پر جنتی قرار نہیں دیتے۔

• ہمارا عقیدہ ہے کہ خلافت قریش ہی کا حق ہے خلافت میں کسی دوسرے کے لئے قریش کے ساتھ جھگڑا کرنا جائز نہیں۔

• ہم ظالم جاہل حکمرانوں کے خلاف بھی بغاوت جائز نہیں سمجھتے جب تک مسلمان ہو اور ہم تمام آسمانی کتابوں اور انبیاء و رسل پر ایمان رکھتے ہیں۔

• ہمارا عقیدہ ہے کہ انبیاء افضل البشر ہیں لیکن نبی کریم افضل الانس ہے اور ہم انہیں

• ہمارا عقیدہ ہے کہ بعد از انبیاء حضرت صدیق اکبر افضل البشر ہیں، پھر حضرت عمر فاروق پھر حضرت عثمان غنی پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور عشرہ مبشرہ، پھر وہ حضرات جن کے جنسی ہونے کی نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گواہی دی اور پھر وہ حضرات جن میں آپ صیغہ ہوئے اور پھر باعمل علماء۔

• ہمارا عقیدہ ہے کہ رسل خاص ملائکہ سے افضل ہیں اور خاص ملائکہ عام انسانوں سے افضل ہیں اور عام پرپیڑگار مسلمان عام ملائکہ سے افضل ہیں ملائکہ کے بھی آپس میں مختلف درجات ہیں جس طرح مومنین کے مختلف ہیں۔

• ہمارا عقیدہ ہے کہ کامل مومن وہ ہے جو زبان سے اقرار بھی کرے، دل سے تصدیق بھی کرے اور ہاتھ پاؤں وغیرہ سے عمل بھی کرے۔

لے مسئلہ خلافت کی تحقیق کے لئے امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کا رسالہ ”دوام بعیش فی الائمۃ من قریش“ دیکھیں  
بیرغفار اور رابعہ قریش ہی ہیں۔ بلکہ جاہل حکمران کے سامنے کلمہ حق افضل جہاد ہے۔

• جو اقرار نہیں کرتا وہ کافر ہے جو تصدیق نہیں کرتا وہ منافق ہے اور جو بے عمل ہے وہ فاسق ہے۔

• جو سنت کی پیروی نہیں کرتا وہ بدعتی ہے لوگ ایبانی ثمرات کے لحاظ سے مختلف ہیں دل کی معرفت مفید نہیں تا وقتیکہ زبان سے اقرار اور توحید و رسالت کی گواہی نہ دے  
الایہ کہ وہ شرعاً معذور ہو۔

• بندوں کے افعال نہ سعادت کا سبب ہیں اور نہ شقاوت کا، سعید اپنی ماں کے پیٹ سے سعید ہے اور شقی رحم مادر سے شقی ہے۔

• عبادت پر ثواب محض اللہ کا فضل ہے، گناہ پر عذاب اللہ تعالیٰ کا عدل ہے۔  
اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز بھی واجب نہیں وہ جو چاہے کرتا ہے اور جو ارادہ فرمائے فیصلہ فرماتا ہے کوئی اس کا حکم مؤخر نہیں کر سکتا اور کوئی اس کے فیصلہ کو بدل نہیں سکتا۔

• رضا اور ناراضگی دو قدیم صفتیں ہیں بندوں کے افعال سے متغیر نہیں ہو سکتیں  
اللہ تعالیٰ جس پر راضی ہو اس سے جینتیوں والے کام لے لیتا ہے اور جس پر ناراض ہو جہنی والے کام کروانا ہے کسی پر راضی اور کسی سے ناراض ہونے کی وجہ اور کلمہ کوئی نہیں جان سکتا اسی لئے کسی نے کہا کہ مجھے مسد قضا و قدر نے قتل کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ اور قضا پر راضی رہنا، مشکلات پر صبر کرنا، نعمتوں پر شکر کرنا لوگوں پر واجب ہے۔

• حدیث قدسی ہے جو میری قضا پر راضی نہیں اور میری طرف سے آئی ہوئی مصیبت پر صابر نہیں اور میری نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتا تو وہ میرے سوا کوئی دوسرا رب تلاش کرے اور خوف و امید آدمی کے لئے لگام کا کام کرتی ہیں اسے بے ادب ہونے سے روکتی ہیں اور ہر وہ دل جو ان دونوں سے خالی ہے وہ خراب ہے اور امر و نہی اور عبودیت کے احکام آدمی کے لئے لازم ہیں جب تک کہ وہ عاقل ہے ہاں جب اس کا دل اللہ کے ساتھ صاف ہو تو اس سے احکام تکلیفی کی مشقت ساقط ہو جاتی ہے نہ کہ نفس و جوب اور بشریت

# رضایوم

مرکزی مجلس ضالاہور، اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجتہد ملت  
شاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہ کی علمی دینی اور ملی خدمات جلیلہ  
کے تعارف کیلئے کتب و رسائل شائع کرنے کے ساتھ ساتھ ہر سال آپ کے یوم وصال  
(عرس مبارک) کے موقع پر جلسہ یوم رضا کا انعقاد کرتی ہے جس میں ملک کے نامور  
علماء و فضلاء اور دانشور حضرات چودھویں صدی کے مجدد کی عظیم علمی خدمات اور مثال  
تجدیدی کارناموں پر روشنی ڈالتے ہیں۔ یہ روح پرور تقریب جامع مسجد نوری  
بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور منعقد ہوتی ہے۔

ازیں علاوہ مرکزی مجلس ضالاہور کی طرف سے ملک کے گوشے گوشے میں جلسہ  
ہائے یوم رضا منعقد کرنے کی ہر سال اپیل کی جاتی ہے اس تحریک سے ملک کے  
اکثر مقامات پر یوم رضا منایا جانے لگا ہے مگر ہم اس میں مزید وسعت کے خواہاں  
ہیں لہذا علماء کرام اور اہل سنت کو انجمنوں سے اپیل ہے کہ وہ یوم رضا کو وسیع  
پیمانے پر منانے کا اہتمام کیا کریں۔

الداعی: حکیم محمد موسیٰ امرتسری صدر مرکزی مجلس ضالاہور